بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اشارات

(۱)

اسلامی عبادات کے تمام انوار افروز اسباق حج جیسی عظیم عبادت کے بھی اسباق ہیں اور کچھ زیادہ زور واثر کے ساتھ سامنے آتے ہیں۔ یہاں ہم صرف ایک کلمے کو محور بنا کر دو چار ضروری باتیں عرض کرتے ہیں۔

"حاضر! اے میرے اللہ! غلام حاضر!" ــــــ "حاضر!......

گھر سے لے کر جزیرۃ العرب میں واقع خدا کے گھر تک یہ ایک کلمہ بار بار گونجتا رہتا ہے۔ جسے تلبیہ کہتے ہیں۔ لفظوں کے پردے اٹھا دیجیے، اس روح حقیقت کو دیکھیے جو پروگیہائے حروف کے پیچھے ہے۔

ہم دنیا میں بہت سی ایسی باتیں کہتے اور سنتے ہیں جن کے صرف لفظ گونجتے ہیں اور ان لفظوں کی دیواروں کے پیچھے جو حقیقتیں چھپی ہوتی ہیں، ان تک ہماری نظر جاتی ہی نہیں۔ اپنے روزمرہ بولے، سننے اور پڑھے لکھے جانے والے لفظوں پر کسی دن غور کیجیے۔ یہی زیادتی خدائی کلام اور خدائی کلمات اور عبادات کے الفاظ کے ساتھ بھی جاری رہتی ہے۔ آیئے عبادتِ حج کے چند کلمات کو ہم ان کے معنی کے لحاظ سے دیکھتے ہیں۔

کیا آپ ہم نے کبھی یوں محسوس بھی کیا کہ "حاضر، غلام حاضر!" کا مطلب کیا ہے۔ مطلب سیدھا سادا ہے کہ اے اللہ صرف آپ ہمارے آقا اور رب و الٰہ ہیں اور ہم صرف آپ کے حکموں میں

جکڑے ہوئے غلام ہیں۔ ہم دُنیا کے چنگل اور مصروفیات کے جنگل سے نکل کر براہ راست آپ کے گھر میں غلامی کے اقرار کے ساتھ پیش ہوگئے ہیں۔ ہمیں حکم فرمایئے ــــ مال، اولاد، سر، سینہ، رگوں کا لہو، عہدہ وجاہ سب کچھ حاضر!

پھر یہ ایک لمحے کے لیے محسوس کرکے بھلا دینے کی بات نہیں، بلکہ بعد کی ساری عمر میں یاد رکھنا ہے کہ وہ مالک ہے اور ہم غلام۔ اس نے جو حکم دیئے ہیں اُن کے سامنے سرِتسلیم خم رہے گا، جو قانون بنا دیئے ہیں وہ آخری معیار فیصلہ ہوں گے، جو شریعت مقرر کی ہے وہ بسروچشم قبول رہے گی۔ ہم بندے ہیں، ہم غلام ہیں، ہم پابندِ احکام ہیں۔ کوئی چوں و چرا نہیں، کوئی بحثا بحثی نہیں، نکل بھاگنے کی کوئی کوشش نہیں، حکم کی مشکل کو آسان کرنے کے لیے کوئی ہیر پھیر نہیں۔ ہم ویسے غلام ہیں جیسے حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِیْنَ (میں ڈوبنے اور غائب ہونے اور زوال پانے والوں کو پسند نہیں کرتا) کے نقطۂ آغاز سے چل کر یہ واضح اعلان کیا تھا کہ اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ (انعام ۷۹) مطلب یہ تھا کہ میں نے ہر طرف سے منہ موڑ کر اپنا رُخ سیدھا اُس ہستی واحد کی طرف کر لیا، جس نے آسمان و زمین کو پیدا کیا اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔ اور پھر اسے اپنا خدا اور معبود ماننے اور اس کی غلامی اختیار کرنے کے بعد اس کی طرف سے ذرا سا اشارہ ہونے پر بڑھاپے کے عزیز ترین نوعمر بیٹے کو ذبح کرنے کے لیے تیار ہوگئے۔ اسی واقعہ کی یاد کے طور پر آج مکہ میں علامتی طور پر جانوروں کی قربانیاں دی جاتی ہیں۔ اور ان کو پیش کرتے ہوئے گویا جذبہ وہی ہوتا ہے (یا ہونا چاہیے) کہ غلام حاضر ہے اور غلام ہر چیز کو، حتیٰ کہ اپنے بیٹوں کو آپ کے حکم پر قربان کرنے کے لیے تیار ہے۔

بات اگر صرف ہیکشوؤں والی تبلیغ کی ہوتی ہے، جو اہلِ جاہ، اہلِ منکر اور اہلِ فساد کے رویوں سے تعرض کیے بغیر ایک طرف سے کنی کاٹ کر گذر جاتی ہو، تو پھر ان قربانیوں کی کہانیاں تازہ کرنے اور بار بار نئے عہد لینے کی ضرورت نہ تھی۔

ہمارے حاجی صاحبان، خدا ان کی تعداد بڑھائے۔ کاش کہ یہ مستقل جذبہ حج سے واپسی پر پلے باندھ کے لائیں کہ "حاضر، اے میرے اللہ! ــــ غلام حاضر!" ــــ اور پھر یہ حج کرنے والا غلام